بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۶/۶۱ | اتوار ۹ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، ۲۹ ظہور ۱۳۶۱ہش، ۲۹ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک پہنچ گئے

ربوہ ۲۸ ظہور/اگست۔ امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی طرف سے موصول ہونے والے ٹیلیفون میں اطلاع دی گئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ اگست بروز جمعرات شام ۷½ بجے بخیر و عافیت سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرینکفورٹ سے بدھ کی صبح روانہ ہوئے تھے اور آسٹریا سے ہوتے ہوئے اگلے روز زیورک ورود فرما ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ اور حضور نے سب احباب جماعت السلام علیکم کہا ہے۔

جو احمدی اسپین نہیں جا سکتے

وہ دعائیں کر کے مسجد بشارت کے افتتاح میں شامل ہوں

آپ تقویٰ کا لباس پہن لیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا جسم تو شریک نہ ہو مگر آپ کی روح شریک ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت اسپین کے افتتاح کے بابرکت سفر پر روانہ ہونے سے پہلے کراچی میں مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۲ء خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں ان احباب جماعت کو جو مسجد بشارت کے افتتاح کی تقریب میں شریک ہونے کی سعادت نہیں حاصل کر سکیں گے۔ بیش قیمت نصائح سے نوازتے ہوئے انہیں خصوصی دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کے خطبہ کے بعض اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں۔

"دوسری بات میں ان لوگوں کے متعلق کہنی چاہتا ہوں جو پیچھے رہ جائیں گے۔ ان میں سے بعض بڑا دکھ محسوس کر رہے ہیں۔ مجھے بڑے دردناک خط آ رہے ہیں۔ تڑپ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی وہاں جا سکتے۔ دعاؤں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ ان سب سے میں کہتا ہوں کہ آپ زمان و مکان سے بالا ہو چکے ہیں جس کا تعلق رب سے جڑ جائے جو زمان و مکان سے بالا ہے اس کے بندے بھی بسا اوقات زمان و مکان سے بالا ہو جایا کرتے ہیں یہ وہ مقام ہے کہ اگر آپ تقویٰ کا لباس یہاں پہن لیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا جسم شریک نہ ہو آپ کی روح وہاں مسجد میں شریک ہو رہی ہو خدا کے نزدیک .....

پس پیچھے رہنے والوں سے میں کہتا ہوں کہ دعائیں کریں اور موجیں کریں۔ بے نیاز ہو جائیں ان باتوں سے کہ وہ جا سکتے ہیں یا نہیں جا سکتے۔ تقویٰ کا لباس اوڑھ کر یہیں اس مسجد کا طواف کریں جس مسجد کے طواف کے لیے کچھ لوگوں کو جسمانی طور پر جانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دعاؤں سے مدد کریں اہل سپین کے لیے دعائیں کریں۔ ان مقاصد کے اعلیٰ تر ہونے کے لیے دعائیں کریں

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو ہمیں توفیق عطا کرے جو جا سکے ہیں ان کی نیکی بھی قبول ہو جو نہیں جا سکے ان کی بھی قبول ہو خدا کی راہ میں ہم یہ منظر دیکھیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز

•• ربوہ ۲۷ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر اور ضعف کے باعث تا حال ناساز ہے۔

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل شفا سے نوازے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

• پرائیویٹ سیکرٹری محترم حمید احمد صاحب کلیم لکھتے ہیں:۔

مکرمہ و محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کی بیٹی سعدیہ صاحبہ کے ناک کا آپریشن ۱۱/اگست کو لاہور میں ہوا تھا اور خون معمول سے زیادہ بہتا

باقی صفحہ ۸ پر

دنیا کے مذاہب میں سے سب سے سچا اور کامل دین اسلام ہی ہے

اسلام میں کلمۂ طیبہ پڑھنے اور خود کو مسلمان کہنے والے کو مسلمان تسلیم کیا گیا ہے

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسلام کے مختلف مدارج کا تذکرہ

مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

•• ربوہ ۲۷ ظہور/اگست۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں احادیث نبوی کی روشنی میں دین اسلام کے مختلف مدارج بیان کئے اور بتایا کہ دنیا کے سب مذاہب میں سے سچا اور کامل دین اسلام ہی ہے۔ اور یہی وہ صداقت ہے۔ جس پر آج کی غیر مسلم اور مغربی دنیا کے تمام مسائل کا حل وابستہ ہے۔

مولانا موصوف نے اپنے خطبہ کی ابتداء اس آیت قرآنی کی تلاوت سے کی۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔

(آل عمران: ۲۰)

اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ دین سچا اور کامل اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ اور یہ صداقت سورج سے زیادہ روشن اور سائنس کی حسابی صداقتوں سے کروڑوں گنا بڑھ کر سچ ہے۔

مولانا دوست محمد صاحب نے کہا کہ دین اسلام کے مختلف مدارج ہیں۔ انہوں نے احادیث نبویؐ سے ان سب مدارج کی وضاحت فرمائی پہلی حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک صحابی حضرت معاویہؓ بن حکم نے کسی جرم کی بناء پر اپنی لونڈی کو تھپڑ مارا اور اس کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا میں اس لونڈی کو آزاد کر دوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو طلب فرمایا اور اس سے سوال کیا خدا کہاں ہے؟ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر پوچھا میں کون ہوں۔ لونڈی نے کہا آپ رسول اللہ ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ عورت مومنہ ہے اس کو آزاد کر دو۔ ایک یہ درجہ ہے۔ دوسرے درجہ کی وضاحت کے لئے مولانا صاحب نے یہ حدیث بیان کی۔ کہ ایک جنگ کے دوران ایک صحابی نے ایک کافر کو نیزہ مارنے کی کوشش کی اس نے السلام علیکم کہا اور صحابی نے اسے قتل کر دیا۔ جب یہ واقعہ حضورؐ کے علم میں لایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔

لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومناً

کہ جو شخص تم کو سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ یہ بھی اسلام کا ایک درجہ ہے

مولانا دوست محمد صاحب نے ایک اور درجہ یوں بیان فرمایا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ اس مہم کے دوران

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

۲۹ ظہور ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات اللہ کے فضل سے ہی ممکن ہے

ہمالیہ سے بڑے اعمال اور نیکیاں بھی اللہ کو خوش نہیں کر سکتیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لمحہ لمحہ اور ساعت ساعت اللہ تعالےٰ کے حضور بہترین اعمال صالحہ بجالانے میں گزری۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال وہ تھے کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے اور جب تک خالق کائنات پیدائش انسانی کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ ایسے نیک اعمال نہ کسی سے سرزد ہوئے اور نہ ہوں گے۔ آپؐ کی زندگی دنیا بھر کی چوٹی کی اعلیٰ نیکیوں کا حسین ترین مجموعہ ہے۔ آپؐ وہ ذات گرامی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے خود یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میں تم کو پیدا نہ کرتا تو ساری دنیا کی پیدائش ہی عمل میں نہ آتی۔ آپؐ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ جگر گداز یوں اور جاں سپاریوں کا ایک حیرت انگیز مرقع ہے۔ دنیا بھر کی عظیم ترین قربانیاں آپؐ ہی کی ذات سے ظہور میں آئیں اور آپؐ ہی کی ذات مبارک پر ان کا خاتمہ ہے۔

آپؐ کے اعمال صالحہ نیکیوں قربانیوں کا کتنا عظیم مرتبہ ہے۔ اس کے بارے میں صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اس عظیم مرتبے کی عظمت کا صحیح ادراک کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔ ایک طرف آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی کا یہ مرتبہ ہم جانتے ہیں اور دوسری طرف جب ہم آپؐ کے ارشاد مبارک پر نظر ڈالتے ہیں تو قلب و روح حیرت کے مارے گنگ ہو جاتے ہیں کہ آپؐ اپنی ذات کی اعلےٰ ترین نیکیوں کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ ہمالیہ پہاڑ سے بھی بلند تر اعمال کو محض فراموش کر دیتے ہیں۔ بپھرے ہوئے سمندروں کے طوفانوں سے بڑے نتائج پیدا کرنے والے اعمال کو کسی خاطر میں نہیں لاتے اور اپنی نجات کا دارومدار ان باتوں پر کرنے کی بجائے فرماتے ہیں تو کیا، ارشاد ہے۔

کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گا بلکہ خدا کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لیں گے تو میں جنت میں داخل ہوں گا اس لئے تم نیکی کرو اور سچائی سے کام لو اور خدا کی نزدیکی کو تلاش کرو اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو شائد وہ نیکی میں اور ترقی کرے اور اگر بد ہے تو شائد اس کی توبہ قبول ہو جائے۔ اور اسے خدا کی رضا حاصل ہو جائے۔

ایک اور حدیث میں یوں مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے فضل کے سوا نجات نہیں۔ اس لئے صبح کے وقت عبادت کرو اور شام کے وقت بھی اور کچھ رات کے وقت بھی اور خوب قصد کرو پوری طرح سے قصد کرو۔ جنت میں پہنچ جاؤ گے۔

ان احادیث سے واضح ہے کہ نجات کا دارومدار اعمال پر ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ حقیقی نجات اور حقیقی رضائے الٰہی کا حصول بھی محض اللہ تعالےٰ کی ذات کے رحم پر منحصر ہے۔ کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میرے اعمال بڑے ہیں۔ اس لئے میں کچھ کر گزروں گا۔ یا میں بہت نیک، فیاض، عبادت گزار یا خوش اخلاق ہوں اس لئے اپنے اعمال کے زور پر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر لوں گا۔ اللہ کی رضا اور اس کی محبت کا حصول کوئی شخص زور بازو سے نہیں کر سکتا۔ کوئی بڑے سے بڑا عالم، زاہد، شب زندہ دار اپنی تہجدوں یا چندوں سے مولا کو خوش کرنے کی نہ سوچے۔ اس کے لئے صرف اور صرف اس پیارے کا فضل ڈھونڈے۔ سب کچھ کرے اور بھول جائے اور ایک عاجز اور درماندہ انسان کی طرح اس کے حضور گر جائے اور بخشش اور رحم کی دعا کرے۔ یہی نجات کا وسیلہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والے واقعات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی

پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

تیروں کی بارش اور بھاگتے ہوئے لشکر کے دوران

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور دلیری کا واقعہ

جنگ حنین کا آغاز ہوا تو دس ہزار مسلمان سپاہ نے تھوڑی ہی دیر میں دشمن کے قدم اکھاڑ دیئے اور دشمن کو عافیت اسی میں نظر آئی کہ وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ چنانچہ دشمن نے شکست کا راستہ اختیار کیا اور مسلمانوں نے آگے بڑھ کر مال غنیمت پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ اور بہت لوگوں نے یہ سمجھا کہ شائد اب لڑائی ختم ہونے والی ہے کیونکہ غنیمت کا لوٹا جانا دشمن کی شکست اور جنگ کے اختتام کی علامت ہوا کرتی تھی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ بنی ھوازن سے تھا جو تیر اندازی کے فن میں ایک مشہور قوم گنی جاتی تھی۔ جب بنی ھوازن نے یہ دیکھا کہ مسلمان جنگ لڑنے کو بھول کر مال غنیمت اکٹھا کرنے میں مشغول ہیں تو انہوں نے بھاگتے بھاگتے سنبھالا لیا اور پلٹ کر مسلمانوں پر بھرپور تیر برسانے شروع کر دیئے۔ اب تلواریں واپس نیاموں میں جا چکی تھیں اور گھوڑے اور اونٹ آرام کے موڈ میں آ گئے تھے اور مسلمان بے پرواہ سے ہو گئے تھے۔ اس عالم میں بنی ھوازن کے تیروں کی یکلخت بوچھاڑ نے سارے لشکر اسلام میں سراسیمگی پھیلا دی اور یوں ایک غیر متوقع حملے نے لشکر کو تتر بتر کر دیا۔ اس لڑائی میں بہت سے ایسے مسلمان بھی موجود تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے اور ان پر دینی تربیت کا وہ رنگ نہ چڑھا تھا۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہؓ پر تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مسلمان تیروں کی اچانک بوچھاڑ سے گھبرا کر بھاگنے لگے۔ اور یوں چند ہی لمحوں میں جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ جہاں مسلمان فوج چند لمحے قبل فاتح نظر آ رہی تھی وہاں پر اب اس کی حیثیت مفتوح کی سی ہونے لگی۔ گھبراہٹ اس قدر پھیلی کہ سواریاں بھی سواروں کے قابو میں نہ رہیں۔ اور میدان جنگ کا تربیت یافتہ عرب گھوڑا بھی گھبرا کر بھاگا۔ صحابہؓ نے بعد میں بتایا کہ ہم سواریوں کی لگامیں موڑتے تھے اور اس شدت سے کھینچتے تھے۔ کہ ان کے سر ان کی کمروں کو لگ جاتے تھے۔ مگر ہر بونگ کے نتیجہ میں سواریاں واپس نہ مڑتی تھیں۔

اس مشکل ترین وقت میں جو کہ غالباً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نازک ترین وقت تھا۔ آپؐ نے جرأت اور دلیری کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا۔ آپؐ نہ تو گھبرائے اور نہ پریشان ہوئے سارے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بھی آپؐ کو اپنی جان کی فکر نہ پیدا ہوئی۔ حالانکہ اس دور کے طریق جنگ کے مطابق دشمن کا سارا زور مخالف لشکر کے سردار کو قتل کرنے پر ہوتا تھا اور اس وقت حنین کے میدان میں صورت حال یہ تھی کہ کسی بھی لمحے دشمن کا کوئی شدید حملہ آپؐ پر ہو سکتا تھا اور اس وقت آپؐ کے نزدیک گنتی کے محض چند صحابہؓ رہ گئے تھے۔ مگر نبیوں کے سردار کے پاس خوف کا کیا مقام۔ آپؐ نہ صرف بھاگے نہیں بلکہ بآواز بلند شعر پڑھا

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کہ میں ایک سچا نبی ہوں اور میں عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

اس طرح دلیری سے شعر پڑھ کر دشمن کو اپنی شناخت بھی کروا دی اور اپنی بے خوفی کا بھی اظہار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند لمحوں میں صحابہؓ آپؐ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور صورت حال قابو میں آ گئی

بہادری اور شجاعت کا یہ واقعہ تاریخ عالم میں بے نظیر اور حیرت کن ہے!!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی بخش نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(جناب بشیر احمد صاحب زاہد - قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ)

سیدنا حضرت اقدس ..... نے زندہ نبی کا زندگی بخش تصور جو اس زمانے میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ حقیقت میں یہ وہی ایمان افروز تصور ہے جو قرآنِ کریم کی اس آیۃ کریمہ میں بیان ہوا ہے فرمایا۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ"

(انفال ع ۱)

کہ اے مومنو! جب تم کو اللہ اور اس کا رسول بلایا کریں تو ان کی بات مان لیا کرو تاکہ وہ تم کو زندگی کی حقیقی نعمتوں سے مالا مال کریں

قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہی نہیں ہیں - بلکہ زندگی بخش نبی ہیں اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جب سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انتہائی المناک اور جانکاہ حادثہ رونما ہوا تھا تو ٹھیک اس وقت جب صحابہ کرامؓ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے اور حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ لے کر کھڑے ہو گئے تھے کہ جس نے یہ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

تو یہی وہ درجہ لرزہ خیز اور زلزلہ افگن وقت تھا جب حضرت ابوبکر صدیق سیدنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک کے پاس تشریف فرما ہوئے تھے اور آپ نے جبینِ اطہر کو بوسہ دے کر فرمایا تھا۔

بخدا! اللہ آپ پر دو موتیں کبھی بھی جمع نہ کرے گا۔ ہاں! وہ (جسمانی) موت جو آپ کے لیے مقدر تھی۔ وہ تو اب عمل میں آ چکی ہے (اور اب یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کی ساری امت راہِ حق سے بھٹک کر آپ کی روحانی موت کا بھی سبب بنے۔ العیاذ باللہ)

اور اس کے بعد آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۂ آل عمرانؑ کی خاص کر یہ آیت پڑھی۔

"وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔ ومن ینقلب علی عقبیہ۔ فلن یضر اللہ شیئا۔ وسیجزی اللہ الشاکرین"

(بخاری صفحہ ۱۳۱ مصری جلد ۲)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے صرف ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے تمام رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم دینِ حق سے برگشتہ ہو جاؤ گے؟ اور یاد رکھو کہ جو کوئی تم میں سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا تو وہ اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور یقیناً اللہ شکر گزاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے گا"

سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس سے ثابت ہے کہ وہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ مانتے تھے کہ سیدنا حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں اور اب ان سب میں سے صرف آپ ہی زندگی بخش زندہ نبی ہیں جن کی زندگی بخش قوتِ قدسیہ سے صحابہ کرامؓ نے ابدی زندگی پائی اور "سیجزی اللہ الشاکرین" کی جماعت میں شامل ہوئے اور اب آئندہ بھی دنیا میں ہمیشہ مسلمانوں کی وہ جماعت قائم ہوتی رہے گی جو آپ کی زندگی بخش قوتِ قدسیہ سے ان فیوض و برکات اور خدائی انعامات و تفضلات کی دولت کو پائے گی۔ جن سے صحابہ کرامؓ اپنی زندگیوں میں مالا مال ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش قوتِ قدسیہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو لازوال روحانی زندگی پائی اور اپنے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس ..... اس کی تصویر کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

کان الحجاز منازل الغزلانِ
فجعلتھم فانین فی الرحمانِ
کم شاربٍ بالرشف دناً نافعاً
فجعلتہ فی الدین کالنشوانِ
کم فحلٍ مستنطق العیدانِ
قد صار منک محدث الرحمانِ
کم مستھامٍ للرشوف تعشقاً
فجذبتہ جذباً الی الفرقانِ
احییت اموات القرون بجلوۃٍ
ماذا یماثلک بھذا الشانِ
ترکوا العبوق وبدلوا من ذوقہ
ذوق الدعا بلیلۃ الاحزانِ

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹۲)

"حجاز کے لوگ آہو صفت حسین عورتوں سے عشق بازی کے خوگر تھے مگر آپؐ نے ان کو خدائے رحمان کی محبت میں فانی بنا دیا (اور) ان میں کتنے لوگ تھے جو آپؐ پر ایمان لانے سے پہلے یکبارگی لبالب بھرے ہوئے مٹکے کو منہ سے لگا کر ختم کر دیتے تھے مگر آپؐ نے ان کو بھی دینِ حق کی محبت میں متوالا بنا دیا۔

پھر کتنے وہ بدعتی تھے جو سارنگیوں کی پُرکشش آوازوں سے دل بہلاتے تھے، مگر آپؐ کے فیضِ صحبت سے وہ بھی رحمان خدا سے باتیں کرنے لگے۔ اور کس قدر ان میں وہ آدم زاد تھے جو خوشبو دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے۔ مگر آپؐ نے ان کو بھی قرآنی حسن و جمال کا فریفتہ بنا دیا۔ (اور) اس طرح آپؐ نے صدیوں کے مردوں کو اپنے زندگی بخش ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دکھایا۔ پس کون ہے وہ؟ جو اس زندگی بخش اعجاز میں آپؐ کا مقابلہ کر سکے کیونکہ یہ آپؐ کی ہی قوتِ قدسیہ کا کمال ہے کہ آپؐ کے فیضِ صحبت سے ان لوگوں نے شام کا شراب کی لذت کشی کو خیرباد کہا۔ اور اس کے بدلے میں غموں سے معمور راتوں میں دعا کی لذت سے حظ اٹھایا"۔

پس یہ وہ عظیم الشان روحانی انقلاب ہے جو سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش روحانی قوت سے دنیا میں رونما ہوا تھا جس کی نظیر دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔

سیدنا حضرت اقدس ..... ایک اور جگہ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں۔

"لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا"۔

(برکات الدعا صفحہ ۷)

پھر تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پائی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسانؐ دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظیم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں۔ اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اک نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا ..... پھر اس قیامت کا نمونہ صحابہؓ تک ہی محدود نہ رہا بلکہ اس خداوند قادر قدیر نے جس نے ہر قوم اور ہر زمانہ اور ہر ملک کے لیے اس بشیر و نذیر کو مبعوث کیا تھا ہمیشہ کے لیے جاودانی برکتیں اس کے سچے تابعداروں میں رکھ دیں اور وعدہ کیا کہ وہ نور اور وہ روح القدس جو اس کامل انسانؐ کے صحابہؓ کو دیا گیا تھا آنے والے متبعین اور صادق الاخلاص لوگوں کو بھی ملے گا"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۷ تا صفحہ ۲۰۸)

چنانچہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوتی ہے کہ یہ عظیم الشان معجزہ اور عدیم المثال انقلاب جو سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش روحانی قوت سے برپا ہوا تھا وہ آئندہ بھی ہمیشہ اپنی بے نظیر چمکار سے انسانی دلوں کو خدا کی محبت میں بے خود بناتا رہے گا اور ان روحانی فیوض و برکات اور خدائی تفضلات و عنایات کی دولت سے آپؐ کے سچے اور مخلص متبعین کو مالا مال کرتا رہے گا تا وہ ان روحانی انعامات و کمالات سے آپؐ کی زندگی بخش روحانی قوت کے زندہ گواہ ہوں اس عظیم روحانی انقلاب کے تا قیامت جاری رہنے سے متعلق قرآن شریف کی جن آیات میں ذکر ہے ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سورۂ آل عمران ع ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

"کہ تم ان سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ! میرے نقشِ قدم پر چلو تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تو بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے"۔

۲۔ سورۂ حٰمٓ سجدہ ع ۴ میں فرماتا ہے

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ

الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ "

"یقیناً جن لوگوں نے ربنا اللہ کا نعرہ بلند کیا اور پھر وہ اس پر ڈٹ گئے تو ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ تم ہرگز نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔"

۳۔ پھر سورۂ نساء ع ۸ میں فرماتا ہے

" وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا "

کہ "جو لوگ اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔"

ان تمام آیات سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کے روحانی فیض کے جاری و ساری ہونے کا واضح ثبوت ملتا ہے جو شخص آپ کی اطاعت کرتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلے گا اس پر آپؐ کا نقش ثبت ہوتا چلا جائے گا۔ اور حقیقی زندگی سے ہمکنار ہو جائے گا۔ مگر بعد کے زمانہ میں عیسائیوں نے اپنے ہوئے عقیدہ کو اپنا لیا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسمانی طور پر زندہ تسلیم کیا جانے لگا۔ جس کی وجہ سے عیسائیت کو بڑی تقویت پہنچی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ عیسائی پادریوں کو ماضی میں بطور خاص یہ ہدایت دی جاتی رہی ہے کہ وہ مسلمانوں میں اپنی تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لیے اس عقیدہ کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ کیونکہ یہی وہ عقیدہ ہے جس کی رو سے وہ انکو اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان عقائد کی وجہ سے مسلمان پہلے ہی غیر شعوری طور پر وہ سب کچھ مان چکے ہیں جو عیسائیت ان سے منوانا چاہتی ہے چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، کہ ۱۹۱۰ء میں عیسائیوں کی ایک عالمی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ

"خداوند یسوع مسیح کے متعلق بہت سی ایسی صداقتوں کو جنہیں مسلمان خود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے حق میں پیش کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور یہ واضح کر سکتے ہیں کہ خود ان کے اپنے (غیر شعوری) بیان کے مطابق مسیح ایسی صفات کا مالک ہے کہ ہم اسے ہر دوسرے نبی سے افضل مانیں۔ اس طرح ہم اس کی الوہیت کو تسلیم کرانے کا راستہ صاف کر سکتے ہیں۔"

(THE MISSIONARY MESSAGE IN RELATION TO NON-CHRISTIAN RELIGIONS P- 143-144)

پھر مشہور پادری ای ڈبلیو بیتھمان (BATHMAN) لکھتا ہے "ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ جن عقائد پر مسیحیت کی بنیاد ہے۔ ان میں سے ایک مسیح کا جی اٹھنا۔ اور آسمان پر جانا ہے۔۔ ..... مسلمان مانتے ہیں کہ محمد فوت ہو گئے ہیں اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ مسیح زندہ ہیں ہمیں چاہیئے کہ اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں لیکن بچوں کی طرح یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دیکھو! میرا نبی تمہارے نبی سے افضل ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ واضح کریں کہ مسیح کے آسمان پر خدا کے ساتھ زندہ موجود ہونے سے روحانی طور پر کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں اور اس بناء پر ہمیں کیسے روحانی وسائل میسر آتے ہیں۔" (Bridge to Islam)

پس ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ دنیا میں وہ رجل عظیم ظاہر ہوتا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بخش قوت قدسیہ سے روحانی زندگی پا کر یہ اعلان کرتا کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف زندہ نبی ہیں بلکہ زندگی بخش نبی ہیں جن کے ماننے والے آج بھی ان تمام روحانی برکات و کمالات کو حاصل کر سکتے ہیں جو صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے دامن سے وابستہ ہو کر حاصل کئے تھے۔ بلکہ آپ کی امت کے بعض کامل افراد تو ان تمام انعامات و تفضلات کو بھی پا سکتے ہیں۔ جن کو حضرت مسیح بن مریم اور دوسرے نبیوں نے دربار خداوندی سے حاصل کیا تھا۔ بلکہ ان سے وہ اس میدان میں آگے بھی بڑھ سکتے ہیں۔

یہی وہ عظیم الشان مقصد تھا جس کے حصول کے لیے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مبعوث فرمایا تا یہ ثابت ہو جائے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف زندہ نبی ہیں بلکہ زندگی بخش نبی ہیں۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو کر آج بھی زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے خدا کرے کہ ہم میں سے ہر شخص اس حقیقت کو سمجھنے والا اور اس زندگی بخش نبی سے ہمیشہ کی زندگی کا شیریں پانی پینے والا ہو جائے آمین۔

سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ایک جاہل اور بیوقوف آدمی ہوں

حضرت مولوی شیر علی صاحب فرشتہ کی عاجزی و انکساری کا ایک نہایت مؤثر واقعہ

جب حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، محترم تاج الدین صاحب لائل پوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ایک تحریری حکم ملا جس میں آپ کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جالندھر جانے کو کہا گیا تھا۔ محترم لائلپوری صاحب ان دنوں بخار آنے کے باعث علیل رہے تھے اور کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے سفر کرنے کے قابل نہ تھے۔ اس لئے آپ نے معذرت لکھ کر بھیج دی۔ دوسرے روز آپ کو حضرت مولوی صاحب کے دستخطوں سے ایک چٹھی ملی جس میں ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی آپ نے ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سے میڈیکل سرٹیفکیٹ حاصل کر کے بھجوا دیا۔

تیسرے روز جبکہ جلسہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ حضرت مولوی صاحب آپ کے مکان پر تشریف لے گئے اور حال دریافت فرمانے کے بعد محترم لائلپوری صاحب کو کچھ رقم دے کر فرمایا۔ یہ جالندھر جانے کا خرچ ہے۔ جو وہاں کی جماعت نے بھیجا ہے۔ مجھے کوئی موزوں آدمی نہیں مل سکا اس لئے آپ ہی تشریف لے جائیں۔ میں آپ کی صحت کیلئے دعا کروں گا۔

حضرت مولوی صاحب کا یہ انداز کچھ ایسا تھا کہ محترم تاج الدین صاحب انکار نہ کر سکے اور آپ نے صبح کی گاڑی سے روانہ ہو جانے کا وعدہ کر لیا۔

اگلے روز محترم تاج الدین صاحب جب علی الصبح اسٹیشن پر پہنچ کر ٹکٹ لینے کے بعد گاڑی میں سوار ہونے کے لئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ درویش صفت بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحب پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں۔ آپ نے بڑھ کر مصافحہ کیا تو حضرت مولوی صاحب آپ کو ایک طرف لے گئے اور چند ایسے مؤثر اور دل میں اتر جانے والے فقرات کہے جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ انتہائی انکساری کیساتھ فرمانے لگے

"میں ایک جاہل اور بے وقوف آدمی ہوں۔ دراصل اپنے کلرک کے کہنے پر میں نے آپ سے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ طلب کر لیا تھا۔ ورنہ میری طبیعت ایسا نہیں چاہتی تھی۔ میں بہت شرمسار ہوں اور معافی مانگنے کیلئے آیا ہوں"

حضرت مولوی صاحب کے ان الفاظ سے محترم لائل پوری صاحب پر عجیب رقت طاری ہو گئی اور آپ کی تکلیف کے احساس سے بہت نادم ہوئے، کہ کاش میں پہلے ہی روانگی پر آمادہ ہو جاتا اور حضرت مولوی صاحب اس ذہنی اور جسمانی تکلیف سے دوچار نہ ہوتے آپ مولوی صاحب کو اس امر کا یقین دلانے لگے کہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ طلب کرنے کی وجہ سے مجھے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا اور نہ اب ہے۔ مگر حضرت مولوی صاحب کہاں ماننے والے تھے اور آپ اس بات کی طرف چنداں توجہ دیئے بغیر اپنے سابقہ (مندرجہ بالا) الفاظ دہراتے ہی رہے اور بالآخر ایک دفعہ پھر دعا کا وعدہ کر کے واپس تشریف لے گئے۔

بحوالہ
(میرتے شیر علی)

ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وقف عارضی کے لیے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہے اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو جس کو دور کرنا اس کے لیے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک دفعہ سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لیے پیش کرنا چاہیئے، لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔" (الفضل ۲۶ مئی ۱۹۷۸ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ کہانی سنیں

لمحۂ فکریہ!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ خلافتِ عباسیہ تباہ ہوئی تو محض گانے بجانے کی وجہ سے ہلاکو خان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتا ہوا بغداد کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا اور معتصم باللہ ناچ گانے میں مشغول تھا اور بار بار کہتا تھا کہ تم گانے والیوں کو بلاؤ۔ بغداد پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا جو حملہ کرے گا وہ خود تباہ ہو جائے گا لیکن ہلاکو خان نے پہنچتے ہی سب سے پہلے بادشاہ کو قتل کیا اور پھر بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کر دیئے۔ اس طرح مغلیہ حکومت کی تباہی بھی گانے بجانے کی وجہ سے ہی ہوئی۔ "محمد شاہ رنگیلے" کو رنگیلا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گانے بجانے کا بہت شوقین تھا۔ بہادر شاہ جو ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ تھا۔ وہ بھی اسی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوا۔ انگریزوں کی فوجیں کلکتہ سے بڑھ رہی تھیں الہ آباد سے بڑھ رہی تھیں۔ کانپور سے بڑھ رہی تھیں سہارنپور سے بڑھ رہی تھیں اور بادشاہ کے دربار میں گانا بجانا ہو رہا تھا۔ آخر انگریزوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اُس کی طرف بھیجے اور کہا کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔ اندلس کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔ مگر اتنی بڑی تباہی دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کو اب بھی یہی شوق ہے کہ سینما دیکھیں اور گانا بجانا سنیں اور وہ اپنی تاریخ سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قرآن کریم نے وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ میں بتا دیا ہے کہ اگر مسلمان عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں تو ان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ گانے بجانے کی مجالس کو ترک کریں اور خدائے واحد سے لَو لگائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو اس کے تباہ کن نتائج سے وہ محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۲ صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴)

(مرسلہ:۔ مرزا نصیر احمد۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

اشانٹی ریجن (غانا) کی سالانہ کانفرنس

- ریجن کے طول و عرض سے احباب کی شمولیت
- مالی قربانی کا روح پرور منظر
- دس افراد کا قبولِ احمدیت

(مرسلہ:۔ وکالتِ تبشیر ـــــ ربوہ)

غانا میں اشانٹی ریجن کی سالانہ کانفرنس انتیس مئی کو ہوئی۔ یہ کانفرنس اپنی افادیت جامعیت اور انتظامی لحاظ سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اس کے لئے ہر جماعت سے رابطہ پیدا کر کے احباب جماعت کو کانفرنس میں شمولیت کی تحریک کی گئی۔ غیر از جماعت احباب کو مدعو کرنے کے لئے دعوت نامے اور پروگرام چھپوا کر جماعتوں کو بھجوائے گئے۔

انتظامات کے لئے شعبہ جات کی تقسیم کر کے مختلف احباب کے سپرد انتظام کیا گیا اور جملہ شعبہ جات کی نگرانی کے لئے ایک سپریم کمیٹی بنا دی۔

مقامِ اجتماع کی تزئین مقامِ اجتماع کو رنگ دار جھنڈیوں پھولوں اور قطعات کے ذریعہ خوب سجایا گیا۔

سامعین کو دھوپ سے بچانے کے لئے سرسبز شاخوں اور پتوں سے آراستہ کیا ہوا خود ساختہ عروشہ بطور سائبان تیار کیا گیا ہے اسے خدام نے مسلسل تین دن تک وقارِ عمل کر کے تیار کیا۔

۲۹ مئی تک کانفرنس میں شمولیت کے لئے صوبہ کے کونہ کونہ سے احباب سپیشل بسوں اور ویگنوں کے ذریعہ پہنچ گئے جن سے ٹی آئی احمدیہ اسکول کا وسیع و عریض میدان کھچا کھچ بھر گیا۔

افتتاحی اجلاس پروگرام کے مطابق کانفرنس کا آغاز ۱۰ بجے صبح مکرم جناب الحاج حسن عطاء صاحب ریجنل چیئرمین نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ جس کا ترجمہ مقامی زبان میں سنایا گیا۔

اس کے بعد مکرم جناب مولانا عبد الوہاب صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے حضور رحمہ اللہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جس کو سن کر احباب نے مسرت اور جوش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا تھا کہ غانا کی جماعت پاکستان کی جماعت کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے اس لئے انہیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور ادا کرنا چاہیئے اس پیغام کے بعد امیر صاحب نے حضور رحمہ اللہ کی نصرت جہاں سکیم اور اس کے دور رس اثرات کا ذکر فرمایا۔

نئے ہسپتال کی اجازت محترم امیر صاحب نے جب یہ اعلان کیا کہ حضور رحمہ اللہ نے ایک اور ہسپتال کھولنے کی منظوری عطا فرمائی ہے تو دوستوں نے بڑے جوش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اس کے بعد وہ جھنڈا لہرایا گیا جس پر ستارۂ احمدیت نقش ہے اور پیارے امام نے غانا کی جماعت کو عطا فرمایا تھا۔ جب یہ جھنڈا لہرایا گیا تو نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد خلافتِ احمدیہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی حکمت بیان کی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اصحابی کالنجوم بأیہم اقتدیتم اھتدیتم۔ کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے راہ پا جاؤ گے پس ہم میں سے ہر ایک کو روشن ستارہ بننا چاہیئے۔ تاہم دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بن سکیں۔

اس کے بعد آپ نے احبابِ جماعت کے ساتھ کانفرنس کی کامیابی۔ حضور کی صحت اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی اور جلسہ کا افتتاح کیا۔ دعا کے بعد عبد المالک صاحب اجیچی۔ عبد اللہ ناصر صاحب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سید غلام صاحب چیف میڈیکل آفیسر آف اسکوئے۔ داؤد احمد صاحب منصور نے بالترتیب احمدیت۔ ہماری ذمہ داریاں۔ اچھی صحت اور اس کے حصول کا طریق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تقاریر کیں۔ اس سلسلہ کی چھٹی اور آخری تقریر محمد یوسف صاحب الفا ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول نے کی۔ آپ نے ریجن کی گذشتہ سال کی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ جس میں انہوں نے بتلایا کہ ریجن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ہر شعبہ اور ہر میدان میں ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مالی قربانی محمد یوسف صاحب کی رپورٹ کے بعد مکرم احمد اوسیو صاحب نے "مالی قربانی" کے موضوع پر تقریر کا آغاز کیا آپ نے اس ضمن میں صحابہ کرام کی مالی قربانیوں کی متعدد مثالیں پیش کیں۔ ابھی تقریر جاری تھی کہ احباب مالی قربانیاں پیش کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے۔ یہ منظر اتنا ایمان افروز تھا کہ اس کی صحیح تصویر کشی نہیں ہو سکتی چند منٹوں میں نوّے ہزار سیڈیز کی رقم سٹیج پر جمع ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم امیر صاحب نے اپنی آخری تقریر میں دوستوں کی اس مالی قربانی کے جذبہ پر خوشی کا اظہار فرمایا اور الوداعی دعا سے جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

کانفرنس بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے کامیاب رہی۔ عبد المالک بن آدم اور سعید احمد اور موسیٰ صاحب اور ان کے معاونین نے بہت تعاون فرمایا اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ مکرم محمد الحسن صاحب نے کتب کا سٹال لگایا۔ آپ نے ساڑھے تین ہزار سیڈیز کی کتب فروخت کیں۔

اس کانفرنس کی سب سے بڑی برکت اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ دس افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ (ضلع فیصل آباد) کا

مثالی وقارِ عمل

بروز جمعہ ۱۳/۸/۸۲ واقف عارضی عبد المجید صاحب کی تحریک پر احباب جماعت نے لاٹھیانوالہ کھڑیانوالہ کچی سڑک کے دو فرلانگ ٹکڑے کی مرمت کی اور تقریباً ۲۰ چھوٹے بڑے گڑھے مٹی ڈال کر پُر کئے۔ جن سے آمد و رفت میں بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے الحمد للہ اس وقارِ عمل میں لاٹھیانوالہ کے دس انصار ۳۰ خدام اور ۳۰ اطفال نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں کھڑیانوالہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔

[محمد دین قائد مجلس خدام الاحمدیہ
لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

• محترمہ امتانی حمیدہ اظہر اختری صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ڈنگہ ضلع گجرات نے اپنے بہنوئی مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب آف جوڑ جلالپور ضلع گجرات کی طرف سے مبلغ -/۵۰۰ روپے مساجد فنڈ بھجواتے ہوئے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔ قارئین کرام سے مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب کے کاروبار میں دائمی برکات اور ان کے جملہ نیک مقاصد میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

• محترمہ انور بیگم صاحبہ گلشنِ اقبال کراچی نے اپنے مرحوم خاوند مکرم ملک فضل حق خاں صاحب کی طرف سے مبلغ -/۵۰۰ روپے مساجد فنڈ کے لئے ارسال کئے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے خاوند مکرم ملک فضل خاں صاحب مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیز عامر محمود نے ایف جی پبلک سکول اوکاڑہ کینٹ سے میٹرک کا امتحان ۶۸۸ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے اور اسلام آباد بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اب عزیز نے پرنس میڈیکل میں داخلہ لیا ہے۔

اسی طرح خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیز باہر احمد نے بھی میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو بیش از بیش علمی ترقیات سے نوازے اور خادمِ دین بنائے آمین

(شیخ ناصر احمد کریسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)

نشتر میڈیکل کالج ملتان

میں داخلہ

امسال نشتر میڈیکل کالج میں داخل ہونے والے احمدی طلباء مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کے داخلے وغیرہ کے سلسلہ میں مدد کی جا سکے۔

۱۔ رشید محمد راشد سال چہارم
کمرہ نمبر ۲۹۳ رازی ہال

۲۔ محمد عثمان مبارک سال دوئم
کمرہ نمبر ۲۳ طارق ہال

(رشید محمد ارشد صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان)

شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز ۱۵ ستمبر تک تمام لجنات بھجوا دیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں۔ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ ۱۵ ستمبر کے بعد موصول ہونے والی کوئی تجویز نہیں لی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نصاب مقابلہ حفظِ قرآن

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی ہدایات میں مقابلہ حفظِ قرآن میں سہو کتابت سے "سورہ الانشقاق یا سورۃ البروج مکمل حفظ کرنا ہوں گی"۔ شائع ہو گیا ہے اس عبارت میں "اور" کی بجائے "یا" کا لفظ چھپ گیا ہے جبکہ نصاب کے مطابق یہ دونوں سورتیں حفظ کرنا ہوں گی۔ اس مقابلہ کی تیاری کرنے والی تمام ممبرات یہ تبدیلی نوٹ کر لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عہدیداران جماعت سے ایک ضروری گزارش

بعض اوقات عہدیداران جماعت کی طرف سے وصول شدہ رقم چندہ جات انسپکٹرانِ تحریک جدید کو نقد دیدی جاتی ہے کہ وہ مرکز میں اسے داخل خزانہ کرا دیں۔ اس طرح دورانِ سفر رقم کے ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر وقت بچانے یا کفایت کے پیشِ نظر انسپکٹران کے ذریعہ رقم بھجوانا ضروری ہو تو چیک یا ڈرافٹ بنوا کر رقم بھجوائی جائے۔ انسپکٹران کو نقد رقم لینے کی ممانعت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ (اور) گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور شکریہ پائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون ۶۳۸۴۹
مالک عبداللطیف شکوہی فون ۶۲۵۱۶

قسط اول

نتیجہ امتحان سترھویں تعلیم القرآن کلاس

منعقدہ ۲۷ جولائی تا ۱۰ اگست ۱۹۸۲ء

معیار اوّل - طلباء

نمبر شمار	رولنمبر	نام طالب علم	مقام	ضلع	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۱	۱۴	فضل احمد شاہد صاحب	تربیلا ڈیم	ایبٹ آباد	۹۷	اوّل
۲	۳۸	حافظ مبارک علی "	چنیوٹ	جھنگ	۹۶	دوم
۳	۴	عبدالستار قمر "	جھنگ	"	۹۰	سوم
۴	۵۳	محمد بشیر "	دارالعلوم جنوبی	ربوہ (جھنگ)	۷۹	
۵	۴۰	علاؤ الدین "	دارالرحمت وسطی	"	۶۶	
۶	۳۲	عمر حیات "	فیکٹری ایریا	"	۶۹	
۷	۱۳	خالد بلال احمد "	دارالصدر شمالی	"	۷۲	
۸	۱۲	طاہر محمود "	"	"	۷۹	
۹	۸	محمد امجد طارق "	دارالصدر جنوبی	"	۵۳	
۱۰	۶۲	بشیر احمد قادیانی "	دارالصدر شرقی	"	۸۹	
۱۱	۹	نوید صادق "	دارالصدر جنوبی	"	۸۰	
۱۲	۳۶	ریاض احمد خان "	احمد نگر	جھنگ	۶۶	
۱۳	۱۵	خواجہ فیاض احمد "	لاہور	لاہور	۸۰	
۱۴	۲۰	سید مقصود احمد "	"	"	۶۲	
۱۵	۲۲	شوکت علی "	کوٹ سوہندا	شیخوپورہ	۷۶	
۱۶	۶	نعیم احمد "	شیخوپورہ	"	۶۳	
۱۷	۳۵	محمد علی ناز "	بھوروچک نمبر ۱۱	"	۸۶	
۱۸	۵	مبشر احمد "	چونڈہ	سیالکوٹ	۸۰	
۱۹	۵۸	اعجاز احمد "	فیصل آباد	فیصل آباد	۷۷	
۲۰	۲۶	انیس احمد خالد "	"	"	۶۳	
۲۱	۲۷	سمیع اللہ جوئیہ "	ٹھٹھہ جوئیہ	سرگودھا	۷۷	
۲۲	۲۹	منیر الدین سیال "	بورے والا	وہاڑی	۷۶	
۲۳	۵۷	محمد ارشد مانگٹ "	مانگٹ اونچہ	گوجرانوالہ	۷۶	
۲۴	۷۵	ناصر محمود احمد "	اٹک	اٹک	۷۴	
۲۵	۱۰	شفیق احمد خان "	واہ کینٹ	راولپنڈی	۷۵	
۲۶	۲	شاہد نصیر "	کراچی	کراچی	۳۵	
۲۷	۳	شیخ نجیب الرحمٰن "	"	"	۳۹	
۲۸	۱۶	سید آفتاب عالم احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۳	
۲۹	۷۷	بشارت احمد ممتاز "	مٹھی	تھرپارکر	۷۸	
۳۰	۷۶	عبدالغفور برق "	گوٹھ علی محمد	خیرپور	۶۳	
۳۱	۲۰	محمد لطیف	کنری	تھرپارکر	۷۸	

معیار دوم طلباء

۱	۴۵۱	نعیم احمد خاں	لاہور	لاہور	۹۳	اوّل
۲	۶۸	منصور احمد عارف	دارالعلوم جنوبی	ربوہ (جھنگ)	۹۱	دوم
۳	۲۷۳	احسان الحق پرویز	دارالرحمت شرقیہ	"	۹۰	سوم
۴	۱۰۷	منصور احمد صاحب	دارالصدر شرقی	"	۵۵	
۵	۳۵۶	محمد ارشد صاحب		"	۷۰	
۶	۳۵۸	سعید احمد بھٹی		"	۶۹	
۷	۳۵۷	چوہدری اظہر الحق		"	۷۲	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	رولنمبر	نام طالب علم	مقام	ضلع	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۸	۳۵۹	تاثیر احمد خان	//	مرکز	۸۶	
۹	۱۶۶	شعیب مسعود	دارالصدر غربی	//	۵۲	
۱۰		برہان الدین مبشر احمد	//	//	۶۱	
۱۱	۱۵۱	منصور احمد طاہر	//	//	۷۱	
۱۲	۱۶۷	محمد اشرف	//	//	۶۲	
۱۳	۴۸۲	راجہ منصور احمد	//	//	۶۶	
۱۴	۱۱۵	شفقت رسول چیمہ	دارالصدر شمالی	//	۶۹	
۱۵		ظفر احمد پاشا	//	//	۵۴	
۱۶	۴۴	علیم الدین احمد	//	//	۷۵	
۱۷	۴۶	سہیل نوید احمد	//	//	۷۸	
۱۸	۴۵	نعیم احمد خان	//	//	۵۰	
۱۹	۴۳	اعجاز لطیف	//	//	۵۳	
۲۰	۴۱	طارق محمود	//	//	۵۷	
۲۱	۴۰	محمد ظفر اللہ خان	//	//	۷۴	
۲۲	۳۹	خواجہ رشید احمد	//	//	۶۰	
۲۳	۴۷	طاہر نوید	//	//	۶۷	
۲۴	۵۱	حافظ سعید الرحمان	//	//	۵۰	
۲۵	۵۲	عامر انیس	//	//	۶۰	
۲۶	۴۸	حفیظ احمد	//	//	۵۵	
۲۷	۴۹	منصور احمد	//	//	۶۵	
۲۸	۲۱۸	منیر احمد	//	//	۶۱	
۲۹	۹۵	راجہ رفیق احمد	//	//	۶۵	
۳۰	۴۷۹	عزیز احمد طاہر	دارالصدر جنوبی	//	۷۱	
۳۱	۷۱	بشارت احمد	//	//	۷۲	
۳۲	۴۵۴	حافظ فرید احمد	//	//	۵۰	
۳۳	۱۶۰	منصور احمد انجم	//	//	۸۵	
۳۴	۱۷۷	غلام سرور سیف	فیکٹری ایریا	//	۶۵	

(باقی)

قیادت ضلع بہاولنگر کا سالانہ اجتماع ۱۰، ۱۱ ستمبر کو ہو رہا ہے

مورخہ ۱۰-۱۱ ستمبر ۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ بمقام چک ۱۶۶ مراد نزد بنگلہ ڈاہر انوالہ ضلع بہاولنگر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کا عظیم الشان سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علمائے کرام کی تقاریر کے علاوہ خدام و اطفال کے دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات، ضلع بہاولنگر اور ضلع بہاولپور کے خدام کے مابین کبڈی کا میچ بھی ہوگا۔ جملہ مجالس ضلع کے اطفال و خدام ان منعقد ہونے والے اس پہلے ضلعی تربیتی اجتماع میں کثرت سے شامل ہو کر استفادہ کریں اور دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اجتماع کو غیر معمولی کامیابی اور برکت سے نوازے آمین۔

(قائد علاقہ بہاولنگر)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

احمد موٹرز
آٹو موبائیل انجینئرز
فون ۱- ۴۰۴۴۵
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
• گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ • ڈنٹنگ
• پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ •
• ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیے
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
مسجد اقصیٰ کے چوک میں
دواخانہ حکیم نظام جان
بہت جلد کام شروع کر رہا ہے
حکیم انوار احمد جان گوجرانوالہ پوسٹ بکس 222

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیے
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱- فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
• فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانے خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خطبہ جمعہ

ان کا واسطہ ایک کافر سے پڑا۔ اور انہوں نے چاہا کہ اسے قتل کر دیں۔ عین جس وقت اس کافر نے دیکھا کہ اب موت کے سوا چارہ نہیں تو اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مگر حضرت اسامہؓ نے یہ خیال کر کے کہ اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔ اسے قتل کر دیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ چلا تو آپؐ ناراض ہوئے اور بڑے پُر جلال لہجہ میں مخاطب ہو کر فرمایا۔

کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس کے اندر اسلام ہے یا نہیں؟

خطبہ جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے آیت قرآنی

قالت الاعراب اٰمنا۔ قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (حجرات)

کہ عرب کے بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ ان کو یہ کہہ دو کہ تم یہ نہ کہو کہ تم ایمان لے آئے بلکہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیونکہ ابھی ایمان ان کے اندر داخل نہیں ہوا

مولانا دوست محمد صاحب نے کہا کہ اس طرح سے صرف مسلمان ہونے کا اقرار کرنا بھی اسلام کا ایک درجہ ہے۔

ایک اور درجہ اسلام کا یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شاہانِ حمیر کو جو تبلیغی خطوط لکھے اس میں یہ اعلان فرمایا کہ جو زکوٰۃ ادا کرے اپنے اسلام کا اعلان کرے اور مشرکوں کے مقابل پر مسلمانوں کی مدد کرے۔ اسے مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہوں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم ادا کرتے ہیں۔ اس قبلہ کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں۔ اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے اللہ اور اس کے رسول ذمہ دار ہیں۔

مولانا نے کہا کہ ان ابتدائی درجات کے بعد وہ آخری عارفانہ درجہ بھی اسلام کا ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم نے یوں فرمایا ہے کہ:-

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

اس کی تشریح حضرت اقدس ..... نے یوں فرمائی ہے کہ مسلمان وہ ہے جو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں سونپ دے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے وہ خدا ہی کے لیے وقف کر دے۔ مولانا نے کہا یہ وہ مقام ہے جس پر خدا تعالےٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نور کے ساتھ دوبارہ زندگی بخشتی ہے اور وہ شخص خدا تعالیٰ کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے۔ آخر میں مولانا نے حضرت اقدس..... کا دین اسلام کے بارے مندرجہ ذیل اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔

"میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں ..... اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں اور محض محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابتِ دعا کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اور وہ کلام الٰہی جو دوسرے ظنی طور پر مانتے ہیں میں اس کو سن رہا ہوں اور مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا کہ یہ سب بہ برکت پیروی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں"۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۷۵ تا ۲۷۶)

خطبہ ثانیہ کے دوران مولانا نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بیرون ممالک کی کامیابی کے لیے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ آج کل حضور فرنکفورٹ میں ہیں اور یہ وہ شہر ہے جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دورے کے دوران اہلِ جرمنی کو اپنا ایک خواب سنایا تھا جس میں ہٹلر حضور کو اپنا عجائب خانہ دکھا رہا ہے اور اس میں ایک پتھر دل کی شکل کا ہے جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مولانا نے احباب کو تلقین فرمائی کہ دعا کریں کہ جسطرح یہ قوم ہٹلر کی فوج کی سپاہی تھی اس سے بڑھ چڑھ کر ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائی اور جاں نثار بن جائے۔ آمین۔

یاد رکھو! آنیوالے آئیں گے

حضرت مصلح موعود نے وقفِ جدید میں حصہ لینے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"یاد رکھو! آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا تعالےٰ دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہوگی جو پہلے آئیں گے جنت کے دروازے ان کے لئے پہلے کھولے جائیں گے۔ اور جو بعد میں آئیں گے ان کے لئے جنت کے دروازے بعد میں کھولے جائینگے"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ :- اخبارِ احمدیہ

رہا۔ آپریشن کے زخم کے نیچے ابھی تک خون جمع ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے قریباً چھ ہفتے بعد مکمل صحت ہوگی انشاء اللہ۔

مکرمہ و محترمہ صاحبزادی صاحبہ خود بھی بعارضہ یرقان کافی بیمار ہیں آجکل لاہور میں اُن کے مختلف ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ ان سب بہنوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے ان کی اور ان کی صاحبزادی کی بیمار پرسی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے محترمہ صاحبزادی صاحبہ اپنی اور اپنی بیٹی کی صحتِ کاملہ کے لیے مزید مخلصانہ دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔

آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

۳۱ ظہور اگست تا ۶ تبوک ستمبر

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ مقامی کے زیر انتظام آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ ۳۱ ظہور اگست ۱۹۸۲ء کو شروع ہوگا انشاء اللہ۔

اس میں ۲۴ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ ۶ تبوک ستمبر کو فائنل میچ ہوگا اور انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز تفصیلات کے لیے منتظمین اطفال فوری طور پر دفتر مقامی سے رجوع فرمائیں۔

(ناظم اطفال ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

کے خریداران جن کا چندہ ختم ہے۔ ان کو بذریعہ خط یاد دہانی کروائی گئی ہے۔ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

1. Cataract Cure — کیٹرکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹرکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹرکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹرکٹ پاؤڈرز

چھ ماہ کا کورس ۲۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۱۵۰/- روپے

ناخونہ کورس ۱۰۰ روزہ ۶۰/- Pterygium Cour

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

Eyes Cure — سوزش چشم، سپہ رنگ کشار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا، زخم، آشوب
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری

-/15 روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۱۲ روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئینز کیورگائیڈ مفت۔

Curative Eye Center — ہر شہر اور علاقہ میں کیور آئی سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر

قادیان کا قدیمی اور مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

امراض چشم کا شافی علاج

سرمہ نور کے استعمال والوں کا کہنا ہے

آنکھوں کی خوبصورتی اور نظر کیلئے

نورانی کاجل

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

- گولبازار ربوہ
- ٹرنک بازار سیالکوٹ
- چوہان روڈ آخری بس سٹاپ اسلام پورہ کرشن نگر لاہور

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خدمت

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ ڈاکخانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب: